حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ اور روافض

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ

اسلام کے مختلف ادوار میں بہت سارے فرق ہائے ضالہ جنم لیتے رہے ہیں، جنہوں نے اسلاف امت کے علم کو دلیل بنانے کی بجائے قرآن وحدیث کی من چاہی تفسیریں کیں، یوں وہ راہ حق سے دور ہوتے چلے گئے۔ان کے عقائد واعمال اہل سنت کے متصادم ہو گئے۔علمائے حق نے ان تمام فرقوں کی گمراہی وضلالت کو واضح کیا ہے۔روافض بھی فرق ضالہ میں سے ایک ہیں، جنہوں نے قرآنی تعلیمات کو پس پشت ڈال کر اپنی خواہشات کو معبود بنایا، احادیث کا انکار کیا، اہل بیت کے بارے میں غلو کیا اور صحابہ کرام سے بغض کے مرتکب ہوئے۔حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے ان کے متعلق مختلف مواقع پر تنبیہ کی ہے۔

① حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (463ھ) سبیل مومنین کی مخالفت کے حوالے سے لکھتے ہیں:

أَمَّا الرَّوَافِضُ فَلَيْسَ قَوْلُهُمْ مِمَّا يُشْتَغَلُ بِهٖ وَلَا يُحْكٰى مِثْلُهٗ لِمَا فِيهِ مِنَ الطَّعْنِ عَلَى السَّلَفِ وَالْمُخَالَفَةِ لِسَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ .

''روافض کا موقف قابل التفات ہے، نہ قابل نقل، کیونکہ اس میں سلف صالحین پر طعن اور سبیل مومنین کی مخالفت ہے۔''

(التّمهيد لما في المؤطإ من المعاني والأسانيد : 161/8)

② نسخ اور بدا کے بارے میں لکھتے ہیں:

قَدْ أَنْكَرَ قَوْمٌ مِّنَ الرَّوَافِضِ وَالْخَوَارِجِ النَّسْخَ فِي الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ وَضَاهَوْا فِي ذٰلِكَ قَوْلَ الْيَهُودِ وَلَوْ أَمْعَنُوا النَّظَرَ لَعَلِمُوا أَنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ مِنْ بَابِ الْبَدَاءِ كَمَا زَعَمُوا وَلٰكِنَّهٗ مِنْ بَابِ الْمَوْتِ بَعْدَ الْحَيَاةِ وَالْكِبَرِ بَعْدَ الصِّغَرِ وَالْغِنٰى بَعْدَ الْفَقْرِ إِلٰى أَشْبَاهِ ذٰلِكَ مِنْ حِكْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ.

''روافض اور خوارج کے ایک گروہ نے قرآن میں نسخ کا انکار کیا ہے اور اس معاملہ میں انہوں نے یہود کی مشابہت اختیار کی ہے۔ اگر وہ دقت نظری سے کام لیتے، تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ یہ بدا کے باب سے نہیں ہے، جیسا کہ ان کا خیال ہے۔ بلکہ یہ زندگی کے بعد موت، بچپن کے بعد جوانی اور غنی کے بعد فقر وغیرہ کی قبیل سے ہے، یہ اللہ کی حکمت ہے، وہ جسے چاہتا ہے، گمراہ کرتا ہے، جسے چاہتا ہے، ہدایت دیتا ہے۔''

(التّمهيد لما في المؤطإ من المعاني والأسانيد : 215/3)

③ حوض کوثر کی بحث میں لکھتے ہیں:

وَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَأَشَدُّهُمْ طَرْدًا مَّنْ خَالَفَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَفَارَقَ سَبِيلَهُمْ مِثْلُ الْخَوَارِجِ عَلَى اخْتِلَافِ فِرَقِهَا وَالرَّوَافِضِ عَلٰى تَبَايُنِ ضَلَالِهَا.

''اللہ زیادہ جانتا ہے اور وہ ان لوگوں کو بہت سختی سے حوض کوثر سے ہٹا دے گا،

جو جماعت المسلمین کی مخالفت کرتے ہیں اوران کے رستے کو چھوڑ دیتے ہیں، جیسا کہ خوارج اوران کے فرقے ہیں، اسی طرح واضح گمراہ روافض ہیں۔“

(التّمهيد لما في المؤطإ من المعاني والأسانيد : 262/20، الاستذكار :195/1)

④ باغ فدک کے بارے میں فرماتے ہیں:

كَيْفَ يَسُوغُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَّظُنَّ بِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْعَ فَاطِمَةَ مِيرَاثَهَا مِنْ أَبِيهَا، وَهُوَ يَعْلَمُ بِنَقْلِ الْكَافَّةِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُعْطِي الْأَحْمَرَ وَالْأَسْوَدَ حُقُوقَهُمْ، وَلَمْ يَسْتَأْثِرْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ لِنَفْسِهٖ، وَلَا لِبَنِيهِ، وَلَا لِأَحَدٍ مِّنْ عَشِيرَتِهٖ بِشَيْءٍ، وَإِنَّمَا أَجْرَاهُ مَجْرَى الصَّدَقَةِ، أَلَيْسَ يَسْتَحِيلُ فِي الْعُقُولِ أَنْ يَّمْنَعَ فَاطِمَةَ، وَيَرُدَّهٗ عَلٰى سَائِرِ الْمُسْلِمِينَ؟

”کسی مسلمان کے لیے کیسے ممکن ہے کہ وہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں گمان کرے کہ انہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے ان کے والدمحترم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت روک دی تھی؟ حالانکہ وہ اس متواتر حقیقت سے واقف ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہر سیاہ وسفید کے حقوق ادا کرتے تھے۔ انہوں نے تو اللہ تعالیٰ کے مال میں سے اپنی ذات، اولاد اور اپنے عزیز واقارب کسی کے لئے کچھ نہیں لیا۔ انہوں نے بیت المال میں آنے والا تمام مال صدقہ کی حیثیت سے خرچ کیا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مال روک لیں اوراسے باقی مسلمانوں پرخرچ کردیں؟“

(التّمهيد : 8/161-172، الاستذكار : 591/8)

⑤ پاؤں پر مسح کے بارے میں لکھتے ہیں:

عَلٰی هٰذَا جَمَاعَةُ الْعُلَمَاءِ مِنْ أَهْلِ الْفِقْهِ وَالْأَثَرِ بِالْحِجَازِ وَالْعِرَاقِ وَلَا يُخَالِفُ فِي هٰذَا إِلَّا مُبْتَدِعٌ ضَالٌّ.

''عراق وحجاز کے علمائے اہل حدیث وفقہ کا یہی مسلک ہے (کہ وضو میں پاؤں دھونا فرض ہے) ان کی مخالفت صرف بدعتی اور گمراہ شخص ہی کرتا ہے۔''

(التّمهيد لما في المؤطإ من المعاني والأسانيد : 160/8)